یہ بنیادی عناصر تھے فکر پرویز کے۔ویسے آپ دیکھیے کہ دور حاضر کے غامدی صاحب کی فکر اور پرویز کی فکر میں کس قدر گہری مماثلت ہے۔علماء امت نے احقاق حق کا فریضہ ادا کرتے ہوئے آغاز میں ہی پرویزی فکر کا بھر پور رد کیا۔حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے فکر پرویز کا علمی رد فرمایا۔اس موضوع پر اکابر علماء کی کتب دستیاب ہیں۔زیر نظر کتاب اسی سلسلہ رد پرویزیت کی ایک کڑی ہے۔اس کتاب میں سید ابوالاعلیٰ مودودی،علامہ طاہر القادری،ڈاکٹر محمد دین قاسمی،مولانا امین احسن اصلاحی،پروفیسر وارث میر،خورشید ندیم،شکیل عثانی کے مضامین شامل ہیں۔اگرچہ ان میں کی بعض شخصیات کی فکر پر سنجیدہ سوالات موجود ہیں لیکن چونکہ انہوں نے بھی فکر پرویز کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے اس لیے ہمارے خیال میں پرویز کے بارے میں ان کا نقطہ نظر بھی ایک معنی رکھتا ہے۔غلام احمد پرویز اگرچہ آنجہانی ہوگئے مگر ان کی فکر مختلف انداز میں اب بھی تعلیم یافتہ طبقے میں زندہ ہے،اس لیے موضوع سے شغف رکھنے والے علماء کے لیے ان مضامین کا مطالعہ خالی از نفع نہیں۔

نحو میر اردو

ترجمہ وترتیب:مفتی علی الرحمان فاروقی۔صفحات؛134۔طباعت:عمدہ۔ملنے کا پتا:البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ۔ 2 / 9 سیکٹر 7 1 کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد بلال کالونی کراچی۔فون:021-35121955

''نحو میر''علم النحو کی ابتدائی اور بنیادی کتاب ہے۔علامہ سید میر شریف جرجانی کی یہ تصنیف اول روز سے ہی دینی مدارس میں متداول ہے،چونکہ کتاب فارسی میں ہے اور اب ہمارے ہاں فارسی کا چلن نہیں رہا ہے اس لیے نحو میر کے متعدد اردو ترجمے دستیاب ہیں،انہیں میں ایک مولانا مفتی علی الرحمان فاروقی صاحب کا ہے۔جسے مکتبہ البشریٰ نے اپنے روایتی اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔اس ترجمے کی خصوصیات یہ ہیں:

نحو میر کا بامحاورہ اردو ترجمہ،بقدر ضرورت حاشیہ کا اہتمام،مشکل مقامات کی مختصر تشریح،عنوانات وتمرینات کا اضافہ،قدیم مثالوں کی جگہ جدید مثالیں،نحو میر میں موجود تمام مثالوں کی ترکیبیں وغیرہ شامل ہیں۔کتاب اپنی ترتیب وتنسیق کے اعتبار سے لائق اعتناء ہے۔آغاز میں استاذ العلماء مولانا محمد زیب صاحب دامت برکاتہم،شیخ الحدیث مولانا نورالہدیٰ دامت برکاتہم،حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت براکاتہم کی تقریظات بھی شامل ہیں جو کتاب کی وقعت اور استناد میں اضافے کا سبب ہیں۔